Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۴ محرم ۱۳۹۰ھ ۲ امان ۱۳۵۰ ہش ۲ مارچ ۱۹۷۱ء | نمبر ۵۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل عام طبیعت ٹھیک رہی لیکن چکروں کی تکلیف پھر شروع ہو گئی"

ربوہ ۲۸ ؍ ۲ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ ویسے طبیعت ٹھیک رہی لیکن آج صبح سے چکروں کی تکلیف شروع ہے۔ احباب جماعت دردو الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور پوری صحت وعافیت کے ساتھ دراز سے دراز تر عمر عطا کرے۔ آمین

اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل بعد دوپہر درد کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج صبح طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

حضرت سیدہ مدظلہا کی خدمت میں بھائیوں اور بہنوں کے خطوط دعا کی غرض سے بکثرت موصول ہوتے رہتے ہیں لیکن بوجہ ناسازیٔ طبع آپ جواب ارسال نہیں فرما سکیں البتہ دعا بالالتزام سب کے لئے کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

میری خوشدامن صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی جو ایک عرصہ سے ذیابیطس سے بیمار چلی آرہی تھیں آج کل گردوں کی تکلیف سے زیادہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد انصاری تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

برما کے ہمارے ایک دوست شیخ داؤد احمد صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ انہیں دل کی تکلیف کے علاوہ اور بھی کئی عوارض لاحق ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ان کا اور ان کے افراد خاندان کا حامی وناصر ہو۔ آمین۔

(وکالت تبشیر)

ارشاداتِ عالیہ حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام

ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجّد کی نماز کو لازم کرلیں

اُس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں

(۱) "جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرّع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لیگا۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجّد کی نماز کو لازم کرلیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اُٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اُٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دُور کر دیتی ہے لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہُوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔ پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے۔ جب خدا ڈیوڑھی میں آگیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے؟ پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے جو ان امور کو مدنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لیگا یا یوں کہو کہ جسے دُعا کی توفیق دی جاوے گی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کر دے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۵-۲۴۶)

(۲) "ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ اس امر کو مدنظر رکھیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دُنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن جنابِ الٰہی کو ان امور کی پروا نہیں۔ اُس نے تو صاف طور پر فرما دیا کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرّم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اسکو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کریگا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اسکے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳۸-۲۳۹)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲؍ امان ۱۳۴۵ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدل و انصاف

عدل و انصاف ایک اعلیٰ معاشرہ کی بنیادی خوبی ہے دنیا میں جتنی برائیاں سر اٹھاتی ہیں وہ اکثر عدل و انصاف کے فقدان کی وجہ سے ہوتی ہیں اگر ہر انسان عدل و انصاف کی رعایت رکھے تو بہت سی خرابیاں ختم ہو جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب نے عدل و انصاف کو نگاہ رکھنے پر زور دیا ہے اسلام جو قریب کا آخری اور مکمل ایڈیشن ہے اس میں بھی عدل و انصاف کو اعمال صالحہ کا بنیادی اصول تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں وضاحت سے کہا گیا ہے کہ اگر کسی کو سزا دی جائیگی تو سچی شہادت کے مطابق دی جائے گی اور اگر جزا دی جائے گی تو دلیل سے دی جائے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لِیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ (انفال ۴۳)

جو ہلاک ہوگا دلیل سے ہوگا اور جو زندہ رہے گا دلیل سے زندہ رہے گا۔

ہر انسان چاہتا تو یہی ہے کہ اس کے ساتھ انصاف کیا جائے مگر یہ کام ایسا ہے کہ انسان اپنے نفسانی جذبات کے ماتحت اکثر انصاف سے گریز کر جاتا ہے اسلام نے تو یہ کہا ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کیلئے ایستادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

یعنی کسی قوم کے ساتھ دشمنی بھی تم کو اس کے ساتھ عدل و انصاف کرنے سے نہ روکے تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے دشمن کے ساتھ بھی انصاف کیا جائے اور محض دشمنی کی وجہ سے کسی کے حقوق نہ دبائے جائیں۔

یہ تو عام زندگی کے کاروبار کے متعلق ہے اکثر انسان ذاتی مفاد کے دباؤ سے عدل و انصاف کا طریق چھوڑ دیتا ہے اور اپنائیت کے دباؤ کے تحت دوسروں سے بے انصافی کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتا اس نتیجہ میں معاشرہ میں برائیاں پھیلتی ہیں اگر ایک آقا اپنے ملازم سے انصاف سے پیش آئے اور اس کے حقوق ادا کرے اور اگر ایک ملازم انصاف کے ساتھ اپنا مفوضہ کام سرانجام دے اور اپنے آقا کے ساتھ بے انصافی نہ کرے اس طرح اگر دکاندار اپنے گاہک اور گاہک دکاندار سے انصاف کے ساتھ پیش آئے ہمسایہ ہمسائے اور شہری شہری کے ساتھ۔ مسافر مقامی اور مقامی مسافر کے ساتھ ایک مذہب کا پیرو دوسرے مذہب کے پیرو کے ساتھ انصاف کے ساتھ سلوک کرے تو یہ دنیا جنت کا نمونہ بن جاتی ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے اسلام نے دوسروں حتیٰ کے دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف کو مدنظر رکھنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور اسلام ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب بلکہ تمام اعلیٰ انسانی اخلاق کے حامیوں نے عدل و انصاف کو انسانی اخلاق میں اولیت کا مقام دیا ہے۔ اسلام نے تو اس کی یہاں تک تاکید کی ہے کہ بڑے سے بڑے دشمن سے بھی بے انصافی گوارا نہیں کی اور مذہب کی بنیادی خوبی انصاف ہی کو قرار دیا ہے۔ دراصل انصاف حق یعنی سچائی کی جان ہے جہاں دشمنوں کے ساتھ اور سلوک اور اپنوں کے ساتھ اور سلوک کیا جائے گا۔ وہاں انصاف کہاں رہتا ہے اور جو لوگ مذہب کے لئے بے انصافی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اپنے مذہب کو اس طرح تقویت دے رہے ہیں وہ دراصل اپنے مذہب کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں

تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ جھوٹے اور دوسرے مذاہب والوں سے بے انصافی کر کے سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے مذاہب کی حفاظت کر رہے ہیں وہ نہایت خطرناک مغالطہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ یورپ کے مشنریوں اور دوسرے مذہبی لوگوں نے اسلام اور بانی اسلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نہایت بے انصافی کا سلوک کیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو سعید روح ان بے انصافیوں سے واقف ہو جاتی ہے وہ ایسے لوگوں کی اس جسارت پر لعنت بھیجتے ہیں اور ان کو اپنے مذہب کا دشمن خیال کرتے ہیں خیال کرنا چاہیئے کہ جب معمولی دنیوی کاروبار میں دوسروں کے ساتھ بے انصافی سے پیش آنا برا ہے تو مذاہب کے معاملہ میں دوسروں سے بے انصافی کتنی بڑی برائی ہے اور معاشرہ کے لئے کتنی خطرناک چیز ہے مذہب تو نام ہی عدل و انصاف کا ہے اگر مذہب کے نام پر دوسروں سے بے انصافی کی جائے تو یقیناً یہ اپنے مذہب کے ساتھ بے انصافی ہے اور بجائے نیکی کے یہ ہر برائی سے بڑھ کر برائی ہے۔

افسوس ہے کہ آج کی سیاست میں عدل و انصاف کو کوئی مقام نہیں دیا جاتا اور قومی سطح پر بے انصافی کی حمایت کی جاتی ہے میکیاولی اور چانکیہ وغیرہ لوگوں کے فلسفہ پر عمل کیا جاتا ہے اور ہر قوم چاہتی ہے کہ اپنے ملک کو جہاں تک ہو سکے فائدہ پہنچے خواہ اس کے لئے کتنی ہی بے انصافی نہ کرنی پڑے اس کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں کہیں امن نہیں رہا بین الاقوامی معاملات میں بے انصافی جائز قرار دے دی گئی ہے اور انصاف کو محض انفرادی اخلاق کا معمہ سمجھا جاتا ہے۔ یہی تمام بین الاقوامی تنازعات کی جڑ ہے۔

وقفِ جدید کے بقایا جات فوری طور پر ادا کئے جاویں

احباب جانتے ہیں۔ کہ وقف جدید کا سال ختم ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک سینکڑوں جماعتیں اور کئی احباب ایسے ہیں۔ جن کا وعدہ قابل ادا ہے۔

دوستوں کو علم ہونا چاہیئے کہ ان کے وعدہ جات ادا نہ کرنے کی صورت میں وقف جدید کے کئی پروگرام معرض التواء میں پڑنے کا احتمال ہے۔ جو نہایت ہی قابل افسوس بات ہوگی

پس عہدیداران جماعت اور دیگر احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ جلد از جلد وقفِ جدید کے بقایا جات ادا فرما کر ممنون فرما دیں۔ جب وہ ادائیگی کریں۔ تو واضح طور پر دفتر کو اطلاع دیں۔ کہ یہ سنہ ۱۹۶۵ء کے بقایا کی رقم ہے۔

ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تاریخ احمدیت جلد ۱۱ حضرت مصلح موعود کی اولوالعزمی کی خوبصورت تصویر ہے"

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کے قلم سے)

نوٹ:۔ درج ذیل معلومات افزا اور نہایت قیمتی مکتوب حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ۱۸ ماہ صلح ۱۳۵۰ ہش کو مولف "تاریخ احمدیت" کے نام رقم فرمایا ہے جو افادۂ عام کے لئے سپرد اشاعت کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی شاہد صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تاریخ احمدیت جلد گیارہ مل تو جلسہ سالانہ سے قبل ہی گئی تھی۔ لیکن اتنا وقت نہ ملا کہ اسے پڑھ سکوں۔ رات سب کام چھوڑ کر اس کو پڑھنا شروع کیا اور صبح کے قریب ختم کی۔ ایک تو کتاب دلچسپ، پھر اس زمانہ کی تاریخ جس کے شب و روز کے ساتھ اپنی داستان بھی وابستہ ہے۔ کتاب ختم کرنے کے بعد بھی سو نہ سکی۔ نیند آ بھی کیسے سکتی تھی؟ ہر واقعہ ایک فلم کی طرح نظروں کے سامنے گذرنے لگا۔

قادیان سے ہجرت کے آخری ایام میں جب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب خواتین لاہور تشریف لے جا چکی تھیں اور صرف میں اور عزیزہ منصورہ بیگم سلمہا قادیان تھیں خاندان کے سب افراد کے کھانے ناشتہ وغیرہ کا انتظام عزیزہ منصورہ بیگم سلمہا کے ذمہ تھا۔ اور میرا سارا وقت حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں گذرتا تھا۔ کھانا ناشتہ وقت پر عزیزہ منصورہ بیگم یہیں قصر خلافت میں ہی بھجوا دیتی تھیں۔ صبح سے شام تک حضور کا ایک لمحہ بے حد مصروفیتوں کا حامل تھا۔ ایک ایک منٹ پر فون آتے تھے۔ رپورٹیں آتی تھیں۔ ہدایات جاری فرماتے تھے۔ کھانا پڑا پڑا ٹھنڈا ہو جاتا تھا لیکن جب تک ایک کام کو ختم نہ فرما لیتے، کھانا نہ کھاتے۔ فکر اور پریشانی سے بھوک بھی آپ کی اس قدر کم رہ گئی تھی کہ ان دنوں ایک دو نوالوں سے زائد نہ کھا سکتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ حضورؓ نے ایک دن کہا مجھ سے بالکل کھانا نہیں کھایا جاتا تم مجھے دو تین چمچے شہد ڈال کر شربت بنا کر دے دیا کرو ایک دو گھنٹہ کے بعد۔ تا جسم میں طاقت قائم رہے۔ رات آتی تب بھی قادیان کے گرد و نواح کے متعلق اطلاعات کے فون آتے رہتے۔۔۔ آدھی رات حضورؓ اور آدھی رات میں باری باری سوتے تھے۔ جب حضور سونے لگتے تو مجھے جگا دیتے کہ اب تم جاگو اگر کوئی اہم اطلاع آئے تو مجھے جگا دینا۔

حضرت ام المومنینؓ کے پاکستان چلے جانے کے اغلباً چھ روز بعد ہم لوگ بھی لاہور آ گئے تھے۔ جس دن حضور نے فیصلہ کیا کہ لاہور جانا ہے۔

شام کو فیصلہ ہوا۔ بے حد مختصر سا سامان ایک بستر دو تین جوڑے حضور کے دو اپنے رکھ کر سامان تیار کر لیا۔ اٹیچی کیس میں اہم اور ضروری کاغذات رکھ لئے اگلے دن صبح حضور دفتر سے اور حضرت اماں جان کے گھر سے میں اور منصورہ بیگم دارالسلام پہنچے اور وہاں سے میاں منصور احمد کی کار میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔ آگے آگے اس کار میں جو کیپٹن عطاء اللہ لے کر گئے تھے

جب قادیان سے روانہ ہوئے تھے تو خیال بھی نہ تھا کہ پھر جانا نہ ہوگا۔ لاہور آتے ہی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ چند روز شیخ بشیر احمد صاحب کے ہاں مہمان رہ کر رتن باغ آ گئے۔

آتے ہی مہاجرین کی آمد، رات دن کام، ہر قسم کی ذمہ داری، حضور کو تسلی نہ ہوتی تھی۔ موٹریں بس ٹرک آتے۔ جب تک ہر ایک کا ٹھکانہ نہ بن جاتا، سامان اسے نہ پہنچ جاتا آپ کو نہ کھانا کھانے کی ہوش ہوتی تھی نہ آرام کی رتن باغ کے پچھلے حصے میں سائبان اور قناتیں لگا کر عورتوں کو ٹھہرایا گیا تھا۔ بعض تو ایک ایک دو دو دن میں اپنے مستقل ٹھکانہ پر چلی جاتی تھیں اور بعض کا وہاں لمبا قیام رہا۔ ان کے کھانے، کپڑے، بستروں کا انتظام کرنا، انہیں دنوں آدھی رات کو ایک رات میں اور حضرت سیدہ ام داؤد عورتوں میں کمبل تقسیم کرتے رہے۔ کمبل پرانے تھے۔ ان میں مٹی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں شدید بیمار ہو گئی۔ گلے میں درد، اور گلے سے خون الٹی کے رنگ میں آنے لگ گیا۔ کئی دن شدید بیمار پڑی رہی۔ ان دنوں مہاجر عورتوں کا سارا انتظام حضور کی راہنمائی میں میں نے سیدہ ام داؤد اور ان کی صاحبزادی سیدہ بشریٰ بیگم نے ہی زیادہ کیا۔ ہمارے ساتھ بہت سی معاون خواتین اور بچیاں بھی تھیں۔ عورتوں کے ساتھ ایک مسئلہ یہ بھی اٹھا کہ ادھر ٹرکوں سے اتار کر کیمپ میں لے جاتے اور کسی عورت کو ولادت بچہ کے آثار شروع ہو جاتے۔ تو نہ ڈاکٹر ملتا تھا نہ دوائی، ڈاکٹر کو ڈھونڈنا ضروری لوازمات مہیا کرنے سب کچھ ہی ہمارے سپرد تھا۔ اور ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کے سلسلہ میں حضورؓ کے پاس جاتی اور آپ ہی راہنمائی فرماتے۔

لکھنا کیا شروع کیا تھا اور پہنچ کہاں گئی ہوں؟ بہرحال تاریخ کی اس جلد سے سب گذرے ہوئے واقعات فلم کی طرح سامنے آئے اور دل سے آہیں نکل نکل کر لبوں تک آ گئیں۔

دل میں ایک درد اٹھا اور ساتھ جانے کیا کیا یاد آ گیا۔ حضرت مصلح موعود کے ساتھ گذرا ہوا وہ زمانہ اور آپ کی ہدایات اور راہنمائی سے کی ہوئی خدمات میری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے تاریخِ احمدیت لکھ کر ایک شاندار کارنامہ سرانجام دیا۔ خدا کرے کہ بقیہ جلدیں بھی جلد مکمل کر سکیں۔ اس زمانہ کے حالات جو اپنی نظروں کے سامنے گذرے ہیں پڑھتے پڑھتے بسا اوقات یہ احساس ہوتا ہے کہ تشنہ رہ گئے ابھی یہاں اور لکھا جانا تھا۔ لیکن مورّخ تو آخر وہی کچھ لکھ سکتا ہے جو واقعات اخباروں میں ریکارڈ ہو گئے۔ لیکن جس کے سامنے کوئی واقعہ گذرا ہو اور یاد باقی ہو (اس کے) احساسات اور ہی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی بے حد رحمتیں فرمائے اس مرد مجاہد کی روح پر جس کے آہنی عزم کو زمانہ کے مصائب اور شدائد شکست نہ دے سکے اور دے بھی کیسے سکتے تھے اس کی تو پیدائش سے بھی قبل اُس کی اولوالعزمی کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی جا چکی تھی۔ تاریخ احمدیت جلد ۱۱ اس کی اولوالعزمی کی ایک خوبصورت تصویر ہے۔ جزاکم اللہ۔

قطعات

دل بھی ہوتا ہے اَلم سے بیتاب
آنکھ بھی اشک فشاں ہوتی ہے
تُم مرے پاس نہیں ہوتے جب
زندگی کتنی گراں ہوتی ہے

عِشق اَلفاظ کا مُحتاج نہیں
عاشقی رُخ سے عیاں ہوتی ہے
عِشق کا ربط ہے خاموشی سے
اور ہوس چرب زباں ہوتی ہے

(ڈاکٹر محمودُ الحسن ایمن آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مُصلح موعود کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

حیدرآباد

مورخہ ۲۱؍فروری بروز اتوار بوقت ۴½ بجے شام احمدیہ ہال گاڑی کھاتہ حیدرآباد میں پیشگوئی مصلح موعود کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب امیر مقامی نے ادا فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جو مکرم غلام احمد صاحب عابد نے کی۔ مکرم مبشر احمد صاحب گوندل نے نظم "خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے افتتاحی تقریر فرمائی اور پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا۔ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب نے پیشگوئی کے الفاظ پڑھے اور پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وہ عظیم الشان رویا پڑھ کر سنائی جس میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف ہوا تھا کہ آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ بعدہٗ مکرم رانا عطاء اللہ صاحب نے پیشگوئی کی علامت "علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا" پر تقریر کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم "ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو" ترنم کے ساتھ پڑھی۔ بعدہٗ مکرم ملک محمود احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب نے سیرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر تقاریر فرمائیں۔

آخر میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور پیشگوئی مصلح موعود کی علامات خاصہ بتا کر واضح کیا کہ کس شان سے یہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔

خاکسار سیکرٹری اصلاح وارشاد حیدرآباد

چونڈہ

مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۷۱ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چونڈہ میں زیر صدارت مکرم خواجہ محمد فیروز صاحب بٹ بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ (چونڈہ) اجلاس منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ قریشی عبدالرحمن صاحب نے کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم سے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

مکرم میر عبدالقدوس صاحب بی اے نائب قائد خدام الاحمدیہ چونڈہ نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم رانا عبدالکریم خانصاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ سناتے ہوئے پیشگوئی کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ پھر مکرم حافظ قریشی عبدالرحمن صاحب نے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تقریر پڑھ سنائی۔ بعدہٗ رانا عبدالوسیم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے واضح کیا کہ اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق پر سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ آخر میں دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

عبدالرشید بٹ امیر جماعت احمدیہ
حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ لطیف آباد میں جلسہ یوم مصلح موعود مورخہ ۲۲ فروری زیر صدارت مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری محمد سعید صاحب ۴ بجے شام منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد صدر صاحبہ نے "پیشگوئی مصلح موعود کی اہم اغراض" پر تقریر فرمائی۔ اور بیگم صاحبہ چوہدری نعمت اللہ نے نظم "مصلح موعود کی یاد میں" سنائی۔ اس کے بعد بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود کی چند علامات پر جو بڑی صفائی سے پوری ہو چکی ہیں تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ اور مصلح موعود کی علامات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ یہ تمام علامات حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے وجود میں نہایت شان سے پوری ہو چکی ہیں۔

بیگم صاحبہ میر نور احمد صاحب نے یاد محمود سے نظم سنائی۔ اور مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ نے تقریر فرمائی۔ آخر میں مکرمہ شاہدہ سلمیٰ صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی شان میں نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اور جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

جنرل سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ
حیدرآباد

جاپان میں تبلیغ اسلام
جاپانی زبان میں ایک پمفلٹ کی وسیع اشاعت

(مکرم میجر عبدالحمید صاحب مبلغ اسلام مقیم جاپان)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے عنوان سے قیمتی اور اعلیٰ کاغذ پر جاپانی زبان میں بارہ ہزار کی تعداد میں ایک دیدہ زیب پمفلٹ شائع کیا گیا ہے۔ دو ہزار کالجوں یونیورسٹیوں پارکوں، گاؤں اور گھروں میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اکثر جاپانی اس پمفلٹ کو شروع سے لیکر آخر تک پڑھتے ہیں پڑھنے کے بعد تہ کر کے جیب یا بیگ میں ڈال لیتے ہیں بعض شکریہ کے طور پر سر جھکاتے ہیں۔ بعض نے کہا "بہت اچھا پمفلٹ ہے۔" بعض پڑھ کر سوالات بھی کرتے ہیں۔ بعض جاپانیوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ کی یہاں کوئی عبادت گاہ ہے۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ ابھی تو ہماری ابتداء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو عبادت گاہ بھی بن جائے گی۔ البتہ آپ میرے مکان پر تشریف لا دیں میں آپ کو مزید معلومات بہم پہنچاؤں گا یہ ایک خوشکن بات ہے کہ دو ہزار پمفلٹ میں نے تقسیم کئے ایک بھی کسی نے زمین پر نہیں پھینکا۔ حالانکہ دوسرے پمفلٹ ایک ہاتھ سے لیتے ہیں دوسرے ہاتھ سے پھینک دیتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس پمفلٹ کے پہلے صفحہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہہ مبارک ہے اور اس کے آخری صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہما اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شبیہہ مبارک چھپی ہوئی ہے بالعموم اس پمفلٹ کو غور سے پڑھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفائے کرام کا ذکر پمفلٹ میں آتا ہے تو فوراً الٹا کر ان کی شبیہہ کو دیکھتے ہیں ہمارے محلہ میں ایک تنظیم کی میٹنگ ہوئی مجھے دعوت دی گئی۔ میں نے وہاں کھڑے ہو کر اپنا تعارف کرایا اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ پریذیڈنٹ سے سوالات کئے اس نے کہا میں جوابات بعد میں دوں گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے آپ ضرور ایسا کریں۔ دوسرے دن اس نے ٹیلیفون کیا اور اپنے وعدہ کے مطابق کہا کہ میں آپ کو انگریزی میں لٹریچر بہم پہنچاؤں گا۔ مگر بعد میں ٹیلیفون کروں گا۔ میں نے کہا بہت اچھا بعد میں کریں، پھر ایک دو روز کے بعد ٹیلیفون آیا اس کے بعد کہنے لگا۔ آپ کی فلاسفی کچھ عمیق لگتی ہے میں احمدیہ موومنٹ کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے اس نے پمفلٹ بار بار پڑھا اور اسی وجہ سے اس پر یہ اثر ہوا میں نے کچھ معلومات تو ٹیلیفون پر ہی اسے بتلا دیں اور باقی بعد میں ملاقات کے وقت بہم پہنچائیں۔ گو ہمیں یقین ہے کہ کسی وقت ہماری یہ حقیر کوششیں انشاء اللہ ضرور بارآور ہوں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے لوگ اس طرف ضرور متوجہ ہوں گے۔ مگر ابتداء میں بڑی مشکلات ہیں۔ اس لئے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی غیب سے ایسے سامان پیدا کرے کہ اسلام کی قبولیت کے اس ملک میں سامان پیدا ہوں یہاں دہریت ہی دہریت ہے شراب نوشی اور عیاشی اور جوا وغیرہ کو گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے آگے کوئی بات ناممکن نہیں۔ اسلام کے باغ کی آبیاری انشاء اللہ خدائی ہاتھوں سے ہی ہوگی وہی ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈال سکتا ہے۔

تقریب شادی

مورخہ ۲۰؍فروری ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ مکرم مرزا حمید انور بیگ صاحب ابن مکرم مرزا احمد سعید بیگ صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی ان کا نکاح مورخہ ۲۸؍دسمبر ۱۹۶۹ء محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر سیدہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم سید سلیمان شاہ صاحب شاہ صاحب ربوہ سے پڑھا تھا۔ برات لاہور سے ربوہ آئی اور اسی روز شام کو واپس چلی گئی۔ تقریب رخصتانہ مکرم سید سلیمان شاہ صاحب کے مکان واقع محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ میں منعقد ہوئی اس موقع پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ بیوہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آ رہی ہیں بخار اور پیٹ کی تکلیف سے اب کئی روز سے بیمار ہیں اور کمزوری زیادہ ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام سے والدہ محترمہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ملک لطیف احمد سرور
ایم اے۔ بی ایڈ شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم غلام رسول صاحب ٹھیکیدار مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم عبدالسمیع صاحب ابن ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومن کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اے نفس مطمئنہ تو رب کی طرف اس حالت میں لوٹ آ کہ تو اس کا پسندیدہ ہو اور وہ تیرا پسندیدہ اور خدا کے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور اس کی جنت میں داخل ہو جا — یہ وہ مقام رضا ہے جہاں انسان خدا کا ہو جاتا ہے اور خدا اس کا ہر فعل خدا کی رضا کے لئے ہوتا ہے۔ اور اسے اطمینان کامل ہو جاتا ہے۔ ہمارے مشفق بزرگ حضرت غلام رسول صاحب ٹھیکیدار بھی اسی کی ایک تابندہ مثال ہے۔ ان کی ساری زندگی خدا کی مخلوق کی بھلائی، غریب پروری، اپنوں اور غیروں سے محبت اور ہمدردی سے عبارت تھی۔ ہر فعل، ہر کام محض خدا کی خوشنودی کے لئے اور احکامات شریعت کی پابندی کے لئے ہوتا اس کی زندگی نہایت سادہ رہی، تصنع، تکبر اور بڑھائی سے پاک تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فراخی بھی بہت عطا کی مگر سادگی صفائی اور متانت سے ساری زندگی بسر کی۔

آپ نے اپنا آخری وقت بھی بڑے بلند حوصلے، عالی ہمتی اور ضبط سے گذارا اور اپنی جان آفریں ۲۵ فروری کی شب کو خدا کے سپرد کر دی اور اس طرح ہم سے ایک خلیق انسان اُٹھ گیا۔ کئی غریبوں کا باپ، کئی یتامیٰ کا سہارا، کئی دوستوں کا غمگسار چل بسا۔ اہل ربوہ آپ کی وفات کی خبر سنکر جوق در جوق آپ کے مکان واقع دارالرحمت شرقی پر جمع ہو گئے۔ ہر فرد کسی نہ کسی رنگ میں اس نیک صفت، نیک سیرت انسان کے حسن سلوک یا اسکے احسانوں کا تذکرہ کر رہا تھا ان کے حسن سلوک کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص یہی گمان کرتا کہ وہ صرف اسی کے غمگسار و مونس تھے اور ان کی تمام تر شفقت اور ہمدردی محض اسکے لئے ہے۔ مگر یہ ان کی زندگی کا ایک پہلو تھا پہلو اول یتامیٰ، مساکین اور مستحق لوگوں کی خدمت ان کا جزو ایمان تھا۔

آپ کا خاندان بہت بڑا اور علم و فضل والا خاندان تھا۔ آپ کے والد ماجد چوہدری عبدالرزاق صاحب عالم دین اور خدا کے مقربین میں سے تھے۔

آپ صاحب کشف و رؤیا تھے۔ آپ ایک دفعہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ساتھ آپ کا بیٹا بھی بیٹھا تھا۔ آپ کو کسی دوست نے کشمیر سے ایک پارسل تحفۃً بھیجا۔ اتنے میں ایک سائل آ گیا اور اس نے آپ سے خدا کے نام پر سوال کیا کہ سردی سے بچنے کے لئے کچھ دو۔ آپ نے پارسل کھولا تو اس میں سے ایک کشمیری شال نکلا۔ آپ نے سائل کو عطا کر دی مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ کا بیٹا بھی سردی میں بیٹھا ہے وہ شال کا زیادہ مستحق تھا۔ آپ نے فرمایا جانتے ہو اس نے کس کے نام پر سوال کیا تھا؟ — خدا کے نام پر — اس خدا کے نام پہ جو میرے بیٹے کو بھی دے سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا نے واقعی ان کے بیٹے کو اتنا دیا کہ اس نے بھی اپنے باپ کی طرح ہمیشہ غرباء کو تقسیم کیا اور کبھی کمی نہ آئی۔

آپ کے خسر بابو فضل دین صاحب اوورسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بہت نیک اور بزرگ ہستی تھے۔ قادیان کی کئی عمارات کے نقشے بنائے اور تعمیرات اپنی زیر نگرانی کروائیں۔ بابو فضل دین صاحب رضی اللہ عنہ کے والد مکرم وزیر الدین صاحب ایک جید عالم تھے اور علم و فضل میں یکتائے زمانہ تھے آپ کا شمار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشقوں میں سے تھا۔ مرحوم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت ۱۹۰۲ء میں کی اور ان کا زمانہ پایا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ کا سارا زمانہ پایا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا سارا زمانہ پایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا زمانہ بھی دیکھا۔ گویا آپ احمدیت کے ارتقاء کی تاریخ کے عینی شاہد تھے۔ اور بھرپور کارکن بھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آپ سے بہت محبت تھی۔ آپ کے بلانے پر ہی آپ ۱۹۵۰ء میں ربوہ آئے اور بھٹہ خشت کا اجراء کیا۔ آپ کو بھی حضور سے بہت عقیدت تھی۔ اور ان کا ذکر کر کے اکثر نمناک ہو جاتے۔

مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ و گیمبیا اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی آپ کے بھائی تھے۔ مکرم مولوی ابوالبشارت عبدالغفور صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبلغ سلسلہ اور مکرم ماسٹر شیخ محمد یوسف صاحب اختر مرحوم آپ کے ہمزلف تھے۔

آپ کو ایک لمبا عرصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ منارۃ المسیح جو آنے والی نسلوں کی راہنمائی کا نشان ہے اس کی تعمیر میں بھی آپ شامل رہے۔ قادیان دارالامان کی کئی عمارات کی تعمیر آپ کی مرہون منت تھی۔ بعد ازاں ربوہ کی تعمیر میں بھی آپ کی خدمات نمایاں ہیں۔ اکثر مساجد ربوہ کی تعمیر کے لئے آپ نے مفت اینٹیں مہیا کیں۔ اگرچہ دنیاداری کے تمام تجارتی اصولوں کے یہ بات منافی تھی کہ آپ اتنی بڑی اینٹوں کی تعداد اپنے بھٹہ سے مفت دیتے مگر خدا کی نظر میں ایسا نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپکی تجارت میں اتنی برکت دی اور اتنا وافر رزق حلال عطا کیا کہ ان کا دستر خوان ہر وقت کھلا رہتا اور مال و دولت میں کبھی کمی نہ آئی۔ ایسے نافع الناس وجود بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

نماز بہت پابندی سے ادا فرماتے اور نماز کے وقت سے قبل ہی مسجد میں پہنچ جاتے۔ بڑی آہستگی اور تضرع سے خدا کے آستانہ پر جھکتے اور اپنی تمام ضروریات کے لئے اسی کا دروازہ کھٹکھٹاتے۔ دعاؤں میں خاص شغف تھا۔ تمام خاندان، تمام دوستوں اور تمام مخلصین کے لئے التزام سے دعائیں کرتے۔ ہمیشہ بیمار پرسی کے لئے جاتے اور بیماروں کے لئے دعا کرتے۔ حق ہمسائیگی کا بہت خیال رکھتے اور آپ کے وجود سے کبھی کسی ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچی دیانت اور امانت میں اس قدر دیکھتے کہ لوگ حیران ہوتے آپ نے جو بھٹہ خشت ربوہ میں جاری کیا۔ اس میں تمام اثاثہ دیگر لوگوں کا تھا۔ خود صرف محنتانہ لیتے ہر سال باقاعدگی سے نفع و نقصان کا حساب کرتے اور خدا کے فضل سے اور اپنی دیانتداری، محنت و مشقت سے ہمیشہ نفع ہی ہوا۔ آپ تمام حصہ داروں کو ان کے گھر دستک دیکر ان کا منافع حصہ دے کر آتے۔ بھٹہ پہ کام کرنے والے تمام ماتحت اور مزدور آپ کو بمنزلہ اپنے باپ کے جانتے۔ آپ ان کے تمام مسائل کا خیال رکھتے ان کی رہائش، خوراک، آرام، بیماری، غمی محبت اور خوشی سب میں شریک کار تھے کبھی شکایت کا موقع نہ دیتے۔ یہی وجہ تھی کہ مزدور کام دلجمعی سے کرتا اور خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دیتا

اپنی گھریلو زندگی میں آپ ایک مثالی شوہر اور شفیق باپ تھے۔ دیگر مصروفیات کے باوجود آپ گھر کے کام میں اپنی بیوی کا ہاتھ بٹاتے۔ گھر کا سودا سلف خود لاتے اور اسے کبھی عار نہ سمجھا۔ آپ کو اپنی زندگی میں اپنی رفیقہ حیات محترمہ عزیزہ بی بی صاحبہ کا بھرپور تعاون ملا۔ آپ کی اہلیہ بھی صحابیہ ہیں۔ اور خیرات اور خلق خدا کی بھلائی میں آپکی مددگار رہیں۔ اولاد سے بہت پیار تھا۔ اپنے تمام اقرباء کی اولاد کو بھی اپنی ہی اولاد سمجھتے اور ویسا ہی سلوک بھی کرتے بچوں سے بہت محبت رکھتے تھے بچے بھی ان سے بہت خوش رہتے۔ بچوں کی تعلیم پر بھی بہت توجہ دی اور بہت سے مستحق اور نادار بچے آپ کی محبت اور مدد سے زیور تعلیم سے آراستہ ہوئے۔ آپ کی تمام زندگی مسلسل کوشش اور جد و جہد کی زندگی تھی ناساعد حالات کا بڑی ہمت اور جوانمردی سے مقابلہ کیا بہت بہادر، باحوصلہ اور باہمت شخصیت کے مالک تھے جوانی کے زمانہ میں یعنی بیسویں صدی کے آغاز میں ذرائع آمد و رفت محدود تھے۔ اور آپ کو بہت لمبی لمبی مسافتیں پیدل طے کرنی پڑتی یا گھوڑے پر طے کرتے اکثر ایسا ہوا کہ راستہ میں چوروں یا ڈاکوؤں نے آ گھیرا۔ آپ نہایت بہادری سے مقابلہ کر کے بچ نکلتے۔ آپ کی اس زندگی کے واقعات نہایت دلچسپ اور محیر العقول ہیں بیباکی اور حق گوئی آپ کے اوصاف میں سے تھی۔ بڑی جرأت اور بیباکی سے حق بات کہتے۔

سائل سے آپ نے اس کی ضرورت کے لئے کبھی سوال نہ کیا اور خود ہی اس کی ضرورت پوری کر دیتے۔ اکثر کوشش کرتے کہ سائل یا ضرورتمند ضرورت اس کے سوال کرنے سے پیشتر ہی پوری ہو جائے اور دست سوال دراز نہ کرنا پڑے کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے آپ نے کبھی قرض کی واپسی کا تقاضہ نہ کیا اور مقروض سے نہایت فراخدلی اور خندہ پیشانی سے ملتے اور کبھی احساس نہ ہونے دیتے کہ وہ آپکا مقروض ہے وفات سے پیشتر ہی آپ نے اپنی وصیت کا تمام حصہ ادا کر دیا اور تمام ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو گئے اپنی اولاد کو فارغ کر دیں اور تمام کاموں سے اپنی زندگی ہی میں فارغ ہو کر

(باقی صفحہ ۸ پر)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔
۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔
۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۳۳۰۲

میں میاں نواب دین ولد گلاب دین صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ واہگیری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ۱۹۳۹ء ساکن چک ۵۴ جنوبی سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نہری زرعی زمین دو کنال مالیتی ۱۰۰۰/- روپے
۲۔ مکان کچا ایک عدد ۲۰۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: میاں نواب دین چک ۵۴ جنوبی ضلع سرگودہا
گواہ شد: عبدالرشید ارشد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ
گواہ شد: ناصر احمد محلہ دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۲۳۳۰۳

میں محمد افتخار خاں ولد چوہدری محمد افضل خاں صاحب سیاہی قوم جٹ سیاہی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۱/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد افتخار خاں c/o چوہدری محمد اجمل خاں دفتر اڈیشنل تحریک جدید ربوہ
گواہ شد: ظہیر الدین منصور احمد دفتر وکیل الدیوان ربوہ
گواہ شد: محمد افضل خاں سیاہی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۳۰۴

میں مسرداراں بی بی بیوہ محمد الدین صاحب قوم جٹ بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن چک ۱۶۱ بیدیانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱۔ حق مہر وصول شدہ: ۱۳۲/- روپے
۲۔ زرعی زمین ۱/۲ ۲ کنال مالیتی ۶۲۵/- ”
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مسرداراں بی بی چک ۱۶۱ بیدیانوالہ ضلع لائل پور
گواہ شد: نور احمد چک ۱۶۱ بیدیانوالہ ضلع لائل پور
گواہ شد: بشیر احمد سیکرٹری مال چک ۱۶۱ بیدیانوالہ ضلع لائل پور

مسل نمبر ۲۳۳۰۵

میں حمیدہ بیگم بیوہ خان سعید احمد خان صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر وصول شدہ: ۱۰۰۰/- روپے
۲۔ زرعی اراضی ۴۔ ایکڑ ۶۔ کنال ۱۸۔ مرلہ حصہ نے بیٹے کرنل شہزادہ احمد خاں کی زمین کے ساتھ مشترکہ کھاتہ میں موجود ہے
مالیتی ۸۷۵/۱۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: حمیدہ بیگم c/o کرنل شہزادہ احمد خاں ۲۳ سگنل بٹالین مانگلا چھاؤنی
گواہ شد: سید محمد سرور شاہ دارالنصر غربی ربوہ
گواہ شد: محمد احمد اشرف معلم وقف جدید

دور ثانی کے واقفین عارضی کے لئے تحریک دعا

واقفین وقف عارضی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے کام کی رپورٹ معہ وفد نمبر ارسال کرتے رہیں۔ جملہ رپورٹیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ اور دعا کے بعد دفتر میں آجاتی ہیں۔ انہی کے مطابق فہرست مرتب ہوتی ہے۔ جو دوست رپورٹیں نہیں بھجواتے یا وفد نمبر نہیں لکھتے وہ غلطی کرتے ہیں۔ اس سال کے اٹھارہ سو واقفین تک الفضل ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش میں شائع ہو چکے ہیں۔ احباب کرام سے سب واقفین عارضی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

۱۸۰۱ مکرم جمال الدین صاحب کوٹلی آزاد کشمیر
۱۸۰۲ ” مطیع الرحمان صاحب چک ۴۶ جنوبی سرگودہا
۱۸۰۳ ” عبدالرحیم صاحب امام الصلوٰۃ ” ”
۱۸۰۴ ” ماسٹر نذیر احمد صاحب گولبازار ربوہ
۱۸۰۵ ” محمد غضنفر صاحب بڑے والا ضلع ملتان
۱۸۰۶ ” ماسٹر عبدالکریم صاحب طاہر ربوہ
۱۸۰۷ ” سید عبدالوحید صاحب ککھر
۱۸۰۸ ” سید سراج الدین صاحب عباسی ککھر
۱۸۰۹ ” میاں اللہ دتہ صاحب چھالیہ ضلع گجرات
۱۸۱۰ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ” ” ”
۱۸۱۱ مکرم خواجہ علاء الرحمٰن صاحب گوجرخاں
۱۸۱۲ ” محمد اشرف صاحب طاہر ربوہ
۱۸۱۳ ” انعام اللہ صاحب گوجرخاں
۱۸۱۴ ” شاکر حسین صاحب نوشہرہ چھاؤنی
۱۸۱۵ ” احمد خاں صاحب خدا آباد ضلع حیدرآباد
۱۸۱۶ ” بشیر محمد صاحب ” ”
۱۸۱۷ ” مکرم بشارت احمد صاحب محمود چک ۶۹ R.B ضلع لائل پور
۱۸۱۸ ” مرزا محمد اشرف صاحب دھاریوال
۱۸۱۹ ” محمود الحسن صاحب کوٹلی آزاد کشمیر
۱۸۲۰ ” چوہدری مقصود احمد صاحب قیام پور درکاں ضلع گوجرانوالہ
۱۸۲۱ ” ریاض احمد صاحب ” ” ” ”
۱۸۲۲ ” محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری مقصود احمد صاحب قیام پور درکاں
۱۸۲۳ ” منظور احمد صاحب ظفر ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۸۲۴ ” حافظ خدا بخش صاحب گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور
۱۸۲۵ ” شریف احمد صاحب سعد اللہ پور ضلع گجرات
۱۸۲۶ ” عبداللطیف صاحب ربوہ

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی بائیں آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے اور میں اس غرض کے لئے ایم۔ ایچ ہسپتال میں داخل ہو گیا ہوں۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب بنائے اور اس عاجز کو بڑھ چڑھ کر خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا کرے

(حافظ عبدالرشید معلم اصلاح و ارشاد پتوکی حال راولپنڈی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس الٰہی تحریک کے ذریعے جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان کا پیغام اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں۔ اس الٰہی تحریک کی ایک شاخ امانت تحریک جدید کا قیام ہے جس کے متعلق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطلب در اصل پس انداز کرنے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے۔ پس میری تجویز یہ ہے کہ آدمی روپیہ گھر میں رکھو تاجب نہ ملے اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید و امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے۔ پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہو"

(افسر فنڈ تحریک جدید)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب واقف زندگی اسسٹنٹ منیجر بشیر آباد فارم کے صاحبزادے عزیزم رشید احمد صاحب خالد واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ ۱۵/۲ کو بوقت صبح لیاقت میڈیکل ہسپتال حیدرآباد میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ بشیر آباد لایا گیا۔ جہاں انہیں امانتاً دفن کیا گیا۔

مرحوم کی عمر صرف ۲۲ سال تھی وہ کافی دیر سے بیمار تھے وفات سے قبل ۲ گھنٹے بیہوش رہے۔ خون اور گلوکوز دینے کے باوجود افاقہ نہ ہو سکا مرحوم واقف زندگی تھے اور والدین کے بے حد فرمانبردار اور جماعت احمدیہ بشیر آباد میں ہر دلعزیز تھے۔ مرحوم کی خاص خوبی یہ تھی کہ وہ کسی کام کو عار نہ سمجھتے تھے۔ مرحوم کے صدمہ زدہ والد چوہدری اللہ رکھا صاحب واقف زندگی احمدیہ فارمز میں لمبے عرصہ سے نہایت محنت اور اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

محمد اقبال ایم اے بی ٹی۔ بشیر آباد

۲۔ میرے خسر محترم ماسٹر احمد خان صاحب ریٹائرڈ ڈرائنگ ماسٹر بھیرہ چند روز کی علالت کے بعد مورخہ ۶ فروری ۱۹۷۱ء کو بعمر قریباً اسی برس اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

(ر۔ عبدالرحیم از لائلپور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ بنت ڈاکٹر محمود احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ تاج الملوک ولد عبدالعزیز صاحب بھٹی سمن آباد لاہور بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲/۱ کو مکرم مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع لاہور نے اعلان فرمایا۔ ہر دو خاندان کے جد امجد حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی اور قادیان کے رہنے والے تھے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔

خاکسار غلام محمد حق معلم وقف جدید نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

۲۔ میرا لڑکا عزیزم منور احمد طالب علم جماعت دہم شدید بخار کی وجہ سے بیمار ہے احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (منشی احمد احمدی زرگر چنیوٹ)

مبلغین اسلام کی بیگمات کے اعزاز میں ایک تقریب

مورخہ ۱۹ فروری کو چار بجے بعد دوپہر دفتر لجنہ اماء اللہ کی گراؤنڈ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مختلف ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغین کی بیگمات کے اعزاز میں (جو بیرونی ممالک سے تشریف لائی ہیں) ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر لجنہ مرکزیہ کی طرف سے محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ نے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل۔ محترمہ بیگم مولوی محمد بشیر صاحب شاد اور محترمہ بیگم میاں عبدالحی صاحب نے مختصر تقاریر کیں اور لجنہ مرکزیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں مندرجہ ذیل مبلغین کی بیگمات مدعو تھیں۔ اہلیہ صاحبہ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم۔ اہلیہ صاحبہ میاں عبدالحی صاحب۔ اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل۔ اہلیہ صاحبہ و والدہ صاحبہ مولوی محمد عثمان صاحب چینی۔ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد بشیر صاحب شاد۔ اہلیہ صاحبہ مولوی جلال الدین صاحب قمر۔ ان کے علاوہ لجنہ مرکزیہ کی سابق جنرل سیکرٹری محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بھی مدعو تھیں جو لندن سے تشریف لائی ہیں۔

اجتماعی دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (سیکرٹری اشاعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ وصولی خدام الاحمدیہ

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ یکم سے سات امان تک ہفتہ وصولی منائیں۔ تمام قائدین اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے پروگرام بنائیں۔ اور خدام گھر بہ گھر جا کر چندہ وصول کر کے مرکز کو ارسال فرماویں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقف جدید کے وعدہ جات کی ادائیگی میں انتہائی مستعدی سے کام لیں

دوست جانتے ہیں۔ کہ وقف جدید اس وقت ایک مالی بحران کی سی کیفیت میں سے گزر رہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف احباب جنہوں نے وقف جدید کے لئے اپنے وعدہ جات پیش کئے تھے۔ انہوں نے وقت کے اندر ان کی ادائیگی نہیں کی۔ اس کی وجہ سے سخت دقت پیش آئی۔

پس ضروری ہے کہ احباب اپنے وعدہ جات کی قدر و قیمت کو پہچانیں۔ اور اپنے چندے کو وقت کے اندر مرکز میں پہنچا دیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کے لئے خدشہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں چندہ دے دیں گے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہوں وہ کبھی بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید سے التماس ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خاص دعاؤں کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں۔ میری بیٹی جو ٹانگوں اور اعصابی دردوں سے بیمار تھی میں نے پینز کیپسول کا ایک کورس استعمال کروایا۔ میری بیٹی کو خدا کے فضل سے اس دوا کے چار کیپسولز سے مکمل آرام آ گیا

قیمت فی کورس دس روپے

تفصیلی پمفلٹ اور نمونہ کی خوراک مفت

ڈاکٹر راجہ کریم ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار ربوہ

تمہارا فرض ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے حضور جھکو اور اس سے دعا کرو

تمہارا خدا تمہاری دعاؤں کو سننے والا اور تمام حاجات میں کام آنے والا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کے حروف مقطعات طٰسٓمٓ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کی دوسری صفت جس کی طرف ان مقطعات میں توجہ دلائی گئی ہے وہ اس کی صفت سمیع ہے۔ اور السمیع کے معنے ہیں کہ وہ لوگوں کی دعائیں سنتا اور انہیں نرالے طور پر قبول کرتا ہے اور یہ کہ اس کے سوا نہ زندہ آدمی وہ مردوں کی دعائیں سن سکتے ہیں اور نہ مردہ۔ صرف خدا ہی ہے جو لوگوں کی دعائیں سنتا اور ان کو قبول کرتا ہے چنانچہ دیکھ لو کوئی یورپ میں دعا مانگ رہا ہوتا ہے کوئی ایشیا میں دعا مانگ رہا ہوتا ہے کوئی امریکہ میں مانگ رہا ہوتا ہے کوئی جاپان میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی روس میں مانگ رہا ہوتا ہے کوئی مصر، شام اور فلسطین میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ مگر خدا ان سب کی دعائیں سن رہا ہوتا ہے۔ پس اس صفت کے ذریعہ بنی نوع انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہارا خدا وہ ہے جو تمہاری دعاؤں کو سننے والا اور تمہاری تمام ضروریات اور حاجات میں کام آنے والا ہے۔ تمہیں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تمہارا فرض ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے حضور جھکو۔ اور اس سے دعا کرو۔ اس کے لئے کسی مال کی ضرورت نہیں۔ کسی ہنر کی ضرورت نہیں کسی طاقت اور قوت کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی کے دونوں ہاتھ شل ہو چکے ہوں یا کوئی شخص اتنا نحیف اور کمزور ہو چکا ہو کہ وہ چارپائی سے اٹھ کر نماز کی حرکات بھی ادا نہ کر سکے تب بھی وہ دعا کر سکتا ہے کیونکہ دعا ان چیزوں کی محتاج نہیں وہ بے شک لیٹ رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا چلا جائے بلکہ اگر اس کی زبان پر فالج گرا ہوا ہے اور وہ دعا کے لئے اپنی زبان بھی نہیں ہلا سکتا تو وہ دماغ میں ہی دعائیہ فقرات کو دہراتا رہے اور اگر اس کا دماغ بھی کام کرنے سے رہ جائے تو پھر اس کا زمانہ عمل ختم ہو جاتا ہے لیکن جب تک ایک انسان دنیا میں رہتا ہے اور انسانیت کی حدود سے وہ ادھر ادھر نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ایک معذور سے معذور انسان بھی اس میں حصہ لے سکتا ہے یہاں تک کہ وہ گونگا جس کی زبان نہیں وہ بہرہ جس کے کان نہیں وہ مفلوج جس کے جسم کی حس ماری گئی ہو اور وہ گوشت کا لوتھڑا بن کر چارپائی پر پڑا ہوا ہو وہ بھی اسی جوش و خروش سے اپنے رب سے دعا کر سکتا ہے جس طرح ایک تندرست اور طاقتور انسان۔

غرض دعا ایک ایسی چیز ہے جس نے دنیا کے تمام چھوٹوں اور بڑوں اور امیروں اور غریبوں کو ایک سطح پر لا کر کھڑا کر دیا ہے اور دعا ہی وہ ہتھیار ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ (نمل آیت ۶۳) وہ کونسی ہستی ہے جو بندہ کی دعا سے مضطرب ہو کر بے تاب ہو جاتی اور دوڑ کر اس کے پاس آجاتی ہے فرمایا وہ میں ہوں۔ پس یہ عمل سب اعمال سے زیادہ طاقتور ہے بے شک نماز بھی ایک ضروری چیز ہے روزہ بھی ایک ضروری چیز ہے زکوٰۃ بھی ایک ضروری چیز ہے حج بھی ایک ضروری چیز ہے۔ جہاد بھی ایک ضروری چیز ہے مگر دعا وہ عمل ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ اگر کوئی مجھے سچے دل سے پکارے تو میں ضرور اس کے پاس پہنچ جاتا ہوں چنانچہ وہ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ یعنی جب کبھی میرے بندے انسانی خداؤں سے ناامید ہو کر تجھ سے پوچھیں کہ ہمارا آسمانی خدا کہاں ہے ہم پر تو فرعون نے اور نمرود نے اور شداد نے اتنا تصرف کر لیا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کہاں جائیں اور کس طرح ان کے مصائب اور آفات سے رہائی حاصل کریں تو تو انہیں کہہ دے کہ تمہیں میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں اِنِّیْ قَرِیْبٌ میں خود تمہارے قریب آیا ہوا ہوں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء ۲۱۸، ۲۱۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب فضل عمر ہسپتال میں غریب اور نادار مریضوں کے علاج کیلئے صدقہ کی زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوانے کی کوشش کریں

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اس نے احباب جماعت کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ غریب اور نادار مریضوں کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۵۹ء سے احباب جماعت کے تعاون سے لاکھوں غریب مریض اس تحریک سے استفادہ کر چکے ہیں۔ مگر اب کچھ عرصہ سے صدقات کی رقوم کم آرہی ہیں اور نسبتاً اخراجات زیادہ ہو گئے ہیں۔ ان حالات میں ڈر ہے کہ اس کار ثواب کو کہیں بند نہ کرنا پڑے۔

لہٰذا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوانے کی کوشش کریں تا جو صدقہ شروع کیا گیا تھا وہ ہماری کسی سستی کی وجہ سے بند نہ ہو جائے۔

وما توفیقنا الا باللہ

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ۔

بل ماہ فروری ۱۹۷۱ء

جملہ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ مارچ تک ضروری ہے (مینیجر الفضل ربوہ)

زعماء انصار اللہ کے انتخابات

گذشتہ ماہ نبوت (نومبر) میں امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء اور زعماء اعلیٰ کے انتخابات کروا کر اپنی سفارش کے ساتھ رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔

الحمد للہ کہ بہت سے امراء اور صدر صاحبان نے اس سلسلہ میں تعاون فرماتے ہوئے انتخابات مرکز میں بھجوا دیئے ہیں۔ لیکن بعض مجالس میں ابھی انتخاب نہیں ہوا وہاں کے امراء اور صدر اصحاب ازراہ کرم اپنی اولین فرصت میں انتخاب کروا کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

میرے بڑے بھائی مکرم سید عبدالشکور صاحب ظفر دارالرحمت غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۵ فروری ۱۹۷۱ء بروز جمعرات پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم مولوی محمد نورالدین صاحب اجمل گولیکی ضلع گجرات کی پوتی اور سید حکیم گلزار احمد صاحب مرحوم کھرل ضلع انبالہ کی نواسی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور درازیٔ عمر سے نوازے (شفقت محمود گولیکی ضلع گجرات)

بقیہ صفحہ ۵

اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آپ اس قدر ہمہ صفت تھے کہ قلم آپ کی خوبیوں اور نیکیوں کو لکھنے سے قاصر ہے آپ کی حیثیت خاندان میں ایک ایسی لڑی کی تھی جس میں آپ نے تمام خاندان کو موتی کے دانوں کی طرح پرو رکھا تھا دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے اور آپ کی اولاد کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴